(1962_2_942_947)

28 جولائی 1961

ازعدالت الاعظمی

کانشی رام جگن ناتھ اور دیگران

بنام

ریاست

(پی۔ بی۔ گجندر اگڈکر، کے۔ سبّاراؤ، ایم۔ ہدایت اللہ، جے۔ سی۔ شاہ اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

محصول۔ اینٹوں پر رائلٹی فراہم کرنے والا سابقہ ہندوستانی ریاست کا قانون۔ حصہ بی ریاست کے ساتھ انضمام پر ریاست کو ہندوستانی محصول قانون کی توسیع۔ پیشگی قانون پر اثر۔ رائلٹی کی وصولی، اگر منسوخ کردی جائے تو۔ سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1941 (1 آف 1944)، دفعہ 2(ڈی) 3 (1)-فنانس ایکٹ، 1950 (1950 کا 25)، دفعہ 11، 13(2)۔

سابق ریاست پٹیالہ کی کونسل آف ریجنسی نے 6 فروری 1919 کو ایک حکم نامہ جاری کیا، جس میں تمام بھٹہ مالکان سے اینٹوں پر 50 روپے فی ایک لاکھ کے حساب سے رائلٹی عائد کی گئی۔ ریاست پٹیالہ کے پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹس یونین میں ضم ہونے کے بعد، جو ہندوستان کے آئین کے تحت ایک پارٹ بی ریاست تھی، فائنانس ایکٹ، 1950، جو یکم اپریل، 1950 کو نافذ ہوا، اس ریاست میں نافذ ہوگیا۔ اس ایکٹ کی دفعہ 11 کی بنیاد پر سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ پارٹ بی ریاستوں تک بڑھا دیا گیا تھا، جبکہ دفعہ 13(2) کے تحت یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ اگر یکم اپریل 1950 سے پہلے کسی بھی ریاست میں اس سے متعلق کوئی قانون نافذ تھا لیکن دفعہ 11 میں ذکر کردہ ایکٹ کے علاوہ ایسا قانون اس تاریخ سے منسوخ کردیا گیا تھا۔ یکم اپریل 1950 کے بعد 19 فروری 1949 کے حکم کے تحت اینٹوں پر رائلٹی لگانے کی قانونی حیثیت کو اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ رائلٹی ایکسائز ڈیوٹی

کی نوعیت میں ہے، اور یہ کہ اسے عائد کرنے کا حکم سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ سے متعلق قانون تھا۔ 1944، اور اس طرح فائنانس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13(2) کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا۔

سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944، جس میں ایکٹ کے پہلے شیڈول میں بیان کردہ اشیاء پر ایکسائز کی ڈیوٹی کی وصولی اور وصولی کا اہتمام کیا گیا تھا، ایک منفی شق کے ذریعہ واضح طور پر دیگر اشیاء کو کسی بھی موجودہ مقامی قانون کے نفاذ سے نہیں بچاتا ہے۔ نتیجتاً 19 فروری 1949 کو سابق ریاست پٹیالہ کی جانب سے منظور کیا گیا حکم 1944 کے ایکٹ سے مطابقت نہیں رکھتا تھا اور اس لیے فائنانس ایکٹ 1950 کی دفعہ 13(2) کے تحت بنائے گئے منسوخی کے دائرے میں نہیں تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1958 کی دیوانی اپیل نمبر 292۔

پیپسو (اب پنجاب) ہائی کورٹ کے 23 اکتوبر 1956 کے فیصلے اور فرمان کے خلاف 1954 کی ریگولر دوسری اپیل نمبر 29 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سالیسٹر جنرل آف انڈیا سی کے دپتھری، جے بی دادا چن جی، روی نارائن اور او سی ماتھر شامل ہیں۔

ایس ایم سیکری، ایڈوکیٹ جنرل، ریاست پنجاب، این ایس بندرا اور پی ڈی مینن، جواب دہندہ کی طرف سے۔

28 جولائی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ : پٹیالہ ہائی کورٹ اور ایسٹ پنجاب اسٹیٹس یونین کے فیصلے اور فرمان کے خلاف آئین کے آرٹیکل 133(1)(سی) کے تحت سند کے ساتھ اس اپیل میں واحد سوال یہ ہے کہ کیا اجلاس خاص (کونسل آف ریجنسی) کی جانب سے جاری کردہ روبکر کے تحت 50 روپے فی ایک لاکھ اینٹوں پر رائلٹی وصول

کی جائے گی؟ ریاست پٹیالہ، 6 فروری، 1919 کو، درست ہے۔

یہ اپیل موجودہ اپیل کنندگان کی جانب سے فرید کوٹ کے ماتحت جج کی عدالت میں دائر ایک مقدمے سے پیدا ہوئی ہے جس میں اعلان اور حکم امتناعی کی استدعا کی گئی ہے۔ ٹرائل جج نے مقدمہ خارج کر دیا تھا لیکن ڈسٹرکٹ کورٹ میں اپیل پر فیصلہ واپس لے لیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ میں مزید اپیل پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ کالعدم قرار دے دیا گیا اور ٹرائل جج کا فیصلہ بحال کر دیا گیا۔

اس اپیل میں صرف ایک نکتہ یہ اٹھایا گیا ہے کہ کیا فائنانس ایکٹ 1950ء کے نفاذ کے بعد بھی اجلاس خاص کا حکم نافذ العمل رہے گا۔ یہ مقدمہ 13 مئی 1952 کو دائر کیا گیا تھا جس میں تحصیل دفتر فرید کوٹ سے 20 اپریل 1951 کو یا اس کے آس پاس درخواست گزاروں کو جاری کیے گئے نوٹس آف ڈیمانڈ کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا گیا تھا۔ فاضل سالیسیٹر جنرل تسلیم کرتے ہیں کہ اپیل کنندگان کے دعوے کو یکم اپریل 1950 کے بعد کی مدت تک محدود رکھا جانا چاہیے، جہاں سے فائنانس ایکٹ، 1950 کا اطلاق شروع ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس تاریخ سے پہلے قانون کو آرٹیکل 277 کی وجہ سے غیر قانونی نہیں سمجھا جا سکتا تھا، جس نے ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، سیس یا فیسوں کو بچایا تھا جو آئین کے نفاذ سے پہلے کسی بھی ریاست میں عائد کیے جا رہے تھے۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ فائنانس ایکٹ، 1950، یکم اپریل، 1950 سے پہلے کام نہیں کر سکتا تھا، اور اس لیے سوال یہ ہے کہ فائنانس ایکٹ، 1950 کا اس حکم پر کیا اثر پڑے گا؟ اس بات کی بھی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ ریجینسی کونسل کے حکم نامے کو جاری کرنے کے اختیار اور اس حکم کی صداقت پر سوال نہیں اٹھایا جاتا جب تک کہ وہ کسی بھی ہندوستانی قانون سے متاثر نہ ہو۔

فائنانس ایکٹ 1950ء یکم اپریل 1950ء سے شروع ہونے والے مالی سال کی مالیاتی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے منظور کیا گیا تھا۔ (اس ایکٹ کی دفعہ 11 میں سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کو ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ حصہ بی ریاستوں سمیت پورے ہندوستان میں توسیع دی گئی تھی۔ دفعہ 13(2) کے تحت، یہ دیگر چیزوں کے ساتھ، مندرجہ ذیل ہے:

اگر یکم اپریل 1950 سے پہلے جموں و کشمیر کے علاوہ کسی اور ریاست میں اس کے مطابق قانون نافذ ہو جاتا ہے، لیکن دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (1) یا (2) میں ذکر کردہ ایکٹ کے علاوہ، اس طرح کے قانون کو مذکورہ تاریخ.............. سے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

یہ دلیل دی گئی ہے کہ سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کی توسیع کے ذریعے، کسی بھی قسم کی اشیاء کی تیاری پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے والے کسی بھی قانون کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا، توجہ روبکر کی دفعات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے، جہاں رائلٹی درج ذیل ہے (درج ذیل ہے:

انہوں نے کہا، 'تمام بھٹہ مالکان سے 50 روپے فی لاکھ اینٹوں کے حساب سے محصول (رائلٹی) وصول کی جانی چاہیے، قطع نظر اس کے کہ وہ حکومت کی زمین پر اینٹ بھٹے تعمیر کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ حکومت کی زمین پر اینٹ وں کے بھٹے تعمیر کرتے ہیں تو اس کی قیمت (ان سے) محصول (رائلٹی) کے علاوہ (ان سے) وصول کی جائے........

فائنانس ایکٹ، 1950 کی دفعہ 13 (2) کی دفعات واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ صرف سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 سے متعلق قانون کو منسوخ کرنے کا ارادہ تھا۔ اگر یہ قانون ہندوستانی قانون سے مطابقت نہیں رکھتا ہے تو اسے آرٹیکل 277 کی بنیاد پر بچایا جائے گا۔ لہٰذا ہمیں اس معاملے میں یہ طے کرنا ہے کہ آیا اجلاس خاص کاروبکور، اینٹوں پر رائلٹی لگانے کو سینٹرل ایکسائز ای یو سالٹ ایکٹ، 1944 سے ملتا جلتا قانون کہا جا سکتا ہے، جس میں یکم اپریل 1950 کو توسیع دی گئی تھی۔

مسٹر دپتری کی دلیل اس مفروضے پر آگے بڑھتی ہے کہ رائلٹی ایکسائز ڈیوٹی کی نوعیت میں ہے، اور اس طرح روبکر ہندوستانی قانون کے مطابق ایک قانون ہے۔ تاہم، اس سے سوال کا تعین نہیں ہوتا، کیونکہ فائنانس ایکٹ، 1950 کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (2) کے الفاظ یہ ہیں کہ منسوخ شدہ قانون ہندوستانی قانون کے مطابق قانون ہونا چاہیے۔ اس دلیل کی حمایت میں دلیل یہ ہے کہ سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944، جیسا کہ اس کے طویل عنوان اور دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے، ہندوستان کے کچھ حصوں میں تیار یا تیار کردہ اشیاء اور نمک پر ایکسائز کے مرکزی فرائض سے متعلق ایک مستحکم اور ترمیم شدہ قانون ہے۔ اس بات پر

زور دیا جاتا ہے کہ یہ قانون ایک ضابطہ کی شکل میں ہے، جو نہ صرف اس میں خاص طور پر ذکر کردہ اشیاء پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے کا اہتمام کرتا ہے، بلکہ اس کے نتیجے میں دیگر اشیاء کو ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی سے بری کرتا ہے، اور اس لئے، ہندوستانی قانون اتنا جامع ہے کہ نہ صرف اس میں مذکور اشیاء کو شامل کیا جاسکتا ہے بلکہ دیگر اشیاء کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے جن پر کوئی لیوی نہیں ہے۔تاہم، یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ایسی کوئی منفی شق نہیں ہے جس کے تحت ہندوستان میں تیار کردہ دیگر سامان کو کسی دوسرے قانون کے نفاذ سے واضح طور پر بچایا جائے۔

سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کی دفعہ(1) میں ایکسائز ڈیوٹی کا چارج بیان کیا گیا ہے، اور یہ اہتمام کیا گیا ہے:

انہوں نے کہا: 'اس طرح سے ٹیکس لگایا اور جمع کیا جائے گا کہ نمک کے علاوہ ہندوستان میں پیدا یا تیار کی جانے والی تمام اشیاء پر ایکسائز کی ڈیوٹی مقرر کی جائے...... پہلے شیڈول میں طے شدہ نرخوں پر۔

دفعہ 2(ڈی) کے ذریعہ" قابل استعمال سامان" کی تعریف کی گئی ہے، اور اس کا مطلب ہے" پہلے شیڈول میں متعین کردہ سامان ایکسائز کی ڈیوٹی کے تابع ہے اور اس میں نمک بھی شامل ہے" ۔ یہ دونوں دفعات مل کر ایکسائز قانون کے نفاذ کو شمار شدہ اجناس اور نمک تک محدود کر دیتی ہیں اور اس طرح قانون کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔" قانون کو مستحکم کرنے اور اس میں ترمیم کرنے" کے الفاظ دراصل ان قوانین کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جنہیں دفعہ 39 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا۔اس مربوط ایکٹ کے نفاذ سے پہلے مختلف اجناس سے متعلق کم از کم 17 ایکٹ تھے، اور 1944 میں، ان تمام قوانین کو منسوخ کر دیا گیا تھا، اور ان تمام ایکٹوں کا احاطہ کرنے اور کچھ نئی اشیاء کو شامل کرنے کے لئے ایک مربوط ایکٹ منظور کیا گیا تھا۔انضمام کا اثر یہ نہیں تھا کہ قانون کو اس طرح کوڈ کیا جائے کہ دوسرے قوانین کو منسوخ کیا جائے، جن کا خاص طور پر منسوخی سے متعلق شیڈول میں ذکر نہیں کیا گیا تھا۔دیگر اجناس کو کسی بھی موجودہ مقامی قانون کے نفاذ سے بچانے کے لئے کوئی منفی شق یا تو واضح طور پر اس ایکٹ میں شامل نہیں کی گئی تھی یا اس پر غور بھی کیا گیا تھا۔لہٰذا اس کا نتیجہ

بالکل واضح ہے کہ روبکر، جس کے تحت رائلٹی عائد کی گئی تھی، کو سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 سے مطابقت رکھنے والا قانون نہیں کہا جا سکتا، اور اس لیے یہ فائنانس ایکٹ، 1950 کی دفعہ 13(2) کے تحت بنائے گئے قانون کے دائرے میں نہیں ہے۔

ہمارے فیصلے میں ہائی کورٹ کا فیصلہ درست ہے اور اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this document